ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 04 No. 02. Oct-Dec 2025.Page#.3991-4004
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Intellectual Legacy of Dr.Wahbah al. Zuhayli in Quranic Studies and Islamic Fiqh

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی (رحمہ اللہ) کی قرآنی اور فقہی خدمات

Muhammad Azeem
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, The Imperial College of Business Studies Lahore
Muhammadbinazeem211@gmail.com
Dr. Muhammad Imran Anwar
Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

ABSTRACT
This research article presents a comprehensive and analytical study of the scholarly, exegetical, and juristic contributions of the contemporary Muslim scholar, exegete, and jurist Dr. Wahbah al-Zuhayli (رحمہ اللہ). The study aims to examine how Dr. al-Zuhayli successfully engaged with the intellectual, legal, and social challenges of the modern era through a balanced application of the Qur'an and Sunnah, while remaining firmly rooted in the classical Islamic scholarly tradition. Special attention is given to his major Qur'anic works, including, al-Tafsir al-Munir, al-Tafsir al- Wasit and al- Tafsir al-Wajiz, highlighting his methodological synthesis of traditional exegetical principles with contemporary clarity, accessibility, and relevance, The article further analyzes his outstanding contributions to Islamic jurisprudence, particularly.al- Fiqh al- Islami wa Adillatuh, Athar al –Harb fi al-Fiqh al- Islami and Nazariyyat al-Darurah al-Shariyyah, which demonstrate his mastery of comparative fiqh, evidentiary rigor, and his firm rejection of sectarian bias. Through principled ijtihād, consideration of maqāṣid al-sharīʿah, and attention to contemporary realities, Dr. al-Zuhayli presented Islamic law as a dynamic, ethical, and universally applicable system. The study concludes that his intellectual legacy represents a significant model of religious renewal (tajdīd), providing enduring guidance for modern Islamic scholarship and future academic research.

Keyword: *Wahbahal Zuhayli, Quranic Exegesis, Comparative Fiqh, Ijtihad, Maqaṣid al- Shariah, Contemporary Islamic Thought, Importance, Benefit, Islamic*

تعارفِ موضوع

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کی بے شمار گراں قدر دینی علمی خدمات ہیں ،انہوں نے ہر اہم موضوع پر عصری تقاضوں کے عین مطابق قلم کو حرکت دی ہے، اور اپنے منفرد اسلوب کے ذریعے مسلمانوں کے پیش آمدہ مسائل کو حل کیا ہے، ان کا اسلوبِ تحریر بڑا ہی سنجیدہ، شائستہ ،برجستہ ، سادہ اور سلاست کا عمدہ نمونہ ہے، آپ معاشرے کے بڑے نباض تھے اور مسلمانوں کے بارے میں بہت متفکر رہتے تھے، اور ہمیشہ یہی کہتے تھے کہ مستقبل اسلام کا ہو گا، وہ علمی شخصیت اگرچہ اب ہمارے درمیان موجود تو نہیں ہے لیکن ان کا علم ہمارے درمیان پورے زور سے بول رہا ہے، اللہ تعالی نے ان کو علم اور تحریر کی صلاحیت سے مالا مال کیا ہے۔ ان کے علم کو ہر عالم قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیونکہ وہ گروہی تعصب سے شدید نفرت کرتے تھے اگرچہ خود مسلکا شافعی تھے مگر مسلکی تعصب سے انکو شدید نفرت تھی۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: إن الله يبعث لهذه الأمة على رأس كل سنة من يجدد لهاديها[1] اللہ تعالی اس امت کیلیے ہر صدی کے آخر میں ایک ایسا شخص بھیجے گا جو اس دین کی تجدید کرے گا۔

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ اس حدیث پاک کا مصداق تھے جو عمیق النظر اور دقیق الفہم بھی تھے اوران کے اندر وہ اوصاف وخصائص بھی موجود تھے جو کسی مجدد دین کے اندر ہوتے ہیں جو لوگوں کے مسائل کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق اجتہاد اور مضبوط دلائل کی بنیاد پر حل کرتا ہے۔

مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کی تفسیر اور قرآنی علوم پر خدمات:

مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے جہاں دیگر علوم سیرت ، تاریخ اسلامی، فقہ ،اصول فقہ ،جدید مسائل اور اخلاقیات وغیرہ پر کام کیا ہے وہاں قرآنی علوم پر بھی کام کیا ہے۔ان کی چند قرآنی خدمات کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔

(1)التفسیر المنیر في العقیدۃ والشریعۃ والمنہج :

مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے تین مختلف تفاسیر لکھی ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ دیگر قرآن کریم کے موضوعات کے حوالے سے بھی کتب تحریر کی ہیں۔ان تفاسیر ثلاثہ میں سے سب سے بڑی اور تفصیلی تفسیر التفسیر المنیر في العقیدۃ والشریعۃ والمنہج ہے۔

خود مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ تفسیر کا مقصدِ تالیف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

في الأصيل من ذا المؤلفة وربط المسلم بكتاب الله عز وجل ربطاً علمياً وثيقاً.[2]

دراصل میرا مقصد اس تالیف سے یہ ہے کہ مسلمان کا اللہ کی کتاب سے علمی ربط مضبوط ہو۔

مفسر وہبہ الزحیلی کے شاگرد خاص ڈاکٹر سید اللحام التفسیر المنیر کے اسلوب کے حوالے سے فرماتے ہیں:

وهذا التفسير (التفسير المنير) قدم فيه الأستاذ الدكتور محاولة جادة ليكون عصري الاسلوب والعرض، قديم الأصول والمادة، يجمع بين إصالة القديم وعراقته، وروعته الجديد وجاذبيته، تلبية لحاجة أهل هذا العصر[3]

اور یہ تفسیر (التفسیر المنیر) جس میں مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے ایک عمدہ کوشش کی ہے کہ اسلوب میں عصری جدت ہو اور مادہ اور اصول کے اعتبار سے قدیم ہو، اس طرح اس تفسیر میں قدیم اور جدید کا حسین امتزاج پیدا ہو گیا ہے، شاندار عمدہ کتاب ہے اور اپنے اندر جاذبیت رکھتی ہے۔موجودہ زمانے کے لوگوں کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔

اور خود مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ اس تفسیر کے اسلوب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

ولست في كل ما أكتب متأثرا بأي نزعة معينة، أو مذهب محدد، أو إرث إعتقادي سابق لإتجاه قديم، وإنما رائدي هو الحق الذي يهدي إليه القرآن الكريم على وفق طبيعة اللغة العربية، والمصطلحات الشرعية، مع توضيح آراء العلماء المفسرين بأمانة ودقة وبعد عن التعصب [4]

---

[1] ابوداود، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داود، مکتبہ المعارف ریاض،ھ /1988، ج4ح 4291۔

[2] الزحیلی، وھبہ بن مصطفیٰ، التفسیر المنیر، ج1، ص6۔ دمشق، دار الفکر المعاصر، 1418ھ۔

[3] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص100، دار القلم دمشق، ط اولیٰ 2001ء۔

[4] الزحیلی، وھبہ بن مصطفیٰ، التفسیر المنیر، ج1، ص7۔ دمشق، دار الفکر المعاصر، 1418ھ۔

میں نے یہ تفسیر کسی خاص مذہب سے متاثر ہو کر نہ کسی خاص بحث سے نہ کسی اعتقادی وراثت سے اور نہ ہی کسی قدیم جہت سے متاثر ہو کر لکھی ہے بلکہ میرا طریقہ کار اس تفسیر میں وہ حق ہے جس کی طرف قرآن کریم، لغت عرب اور شرعی اصطلاحات کے مطابق رہنمائی کرتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ علماء مفسرین کی آراء کی بلا تعصب دیانت داری اور باریک بینی کے ساتھ وضاحت بھی کی ہے۔

(2)التفسیر الوسیط:

التفسیر الوسیط مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کی قرآن کریم کی دوسری تفسیر ہے۔ یہ تفسیر اختصار اور جامعیت کا حسین امتزاج ہے۔ اس کا اسلوب نہایت آسان اور واضح ہے۔ اس میں غیر ضروری تفصیلات سے اجتناب کیا گیا ہے اور قابل فہم انداز اختیار کیا ہے جس کی وجہ سے یہ تفسیر جدید تعلیم یافتہ طبقے کے ہاں انتہائی مقبول ہے۔

سببِ تالیف:

التفسیر الوسیط کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والتفسير الوسيط هذا هو الأحاديث الإذاعية التي سجلتها، وأذيعت في الإذاعة السورية العامة، ثم في إذاعة صوت الشعب، صباح كل يوم من أيام الأسبوع ما عدا يوم الجمعة في مبدأ الأمر، لمدة ست دقائق بعنوان (قصص من القرآن) ثم في أيام السبت والاثنين والأربعاء في إذاعة صوت الشعب الساعة السادسة والربع، لمدة عشرة دقائق في زاوية القرآن والحياة). وكان كل موضوع في هذا التفسير يقرع آذان السامعين، لمدة سبعة أعوام من عام (١٩٩٢ - ١٩٩٨ م) شاغلاً حديث الصباحبمقدار الزمن المخصص له، لكني ابتدأت الأحاديث بالقصة القرآنية، وطبع بعنوان مستقل : القصة القرآنية - هداية وبيان)، ثم شرعت في التفسير الشامل حتى نهاية القرآن الكريم[5]

اور یہ وسیط تفسیر وہ ریڈیائی گفتگو ہے جسے میں نے ریکارڈ کیا، اور شامی جنرل ریڈیو پر نشر کیا گیا، پھر ریڈیو صوت الشعب پر، ہفتے کے ہر دن صبح سوائے جمعہ کے شروع میں، چھ منٹ کی مدت کے لیے بعنوان 'قصص من القرآن' (قرآن کی کہانیاں) پھر ہفتہ، پیر اور بدھ کے دن ریڈیو صوت الشعب پر چھ بج کر پندرہ منٹ پر 'القرآن والحیاۃ' (قرآن اور زندگی) کے زاویے میں دس منٹ کی مدت کے لیے۔ اور اس تفسیر کا ہر موضوع سامعین کے کانوں میں گونجتا رہا، سات سال تک (1992) سے 1998 (ء) تک، صبح کی گفتگو کو مختص وقت کے مطابق مشغول رکھا، لیکن میں نے گفتگو کا آغاز قرآنی کہانی سے کیا، اور یہ ایک مستقل عنوان کے تحت چھپا: 'القصة القرآنية - هداية وبيان' (قرآنی کہانی - ہدایت اور بیان) پھر میں نے جامع تفسیر شروع کی یہاں تک کہ قرآن کریم ختم ہو گیا۔

تفسیر الوسیط کے اسلوب کے بارے میں مفسر وہبہ الزحیلیؒ بیان فرماتے ہیں:

" وأما التفسير الوسيط هذا ، فقد يزاد فيه تفسير بعض الآيات عما هو مذكور في التفسير المنير، ويشتمل على إيضاح معاني أهم الكلمات الغامضة، مع التعرض الأسباب النزول مع كل آية. وحينئذ قد تتطابق عبارات التفاسير الثلاثة، وقد تختلف

[5] الزحیلی، وھبہ بن مصطفی، التفسیر الوسیط، ج1، ص6، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

بحسب الحاجة، وبما يقتضيه المقام في تسليط الأضواء على بعض الألفاظ والجمل، وقد يذكر الوجه الإعرابي الضروري للبيان وتميز هذا التفسير ببساطته وعمقه في آن واحد، وبإيراد مقدمة عن كل مجموعة من الآيات، تكون موضوعاً واحداً۔[6]

اور جہاں تک اس "تفسیر وسیط" کا تعلق ہے، تو اس میں بعض آیات کی تفسیر (تفسیر منیر میں مذکور) سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے، اور اس میں اہم مبہم الفاظ کے معانی کی وضاحت شامل ہے ساتھ ہی ہر آیت کے نزول کے اسباب کا بھی ذکر ہے۔ اور اس صورت میں تینوں تفاسیر کی عبارات ایک جیسی بھی ہو سکتی ہیں اور ضرورت کے مطابق مختلف بھی ہو سکتی ہیں اور جس چیز کا تقاضا مقام بعض الفاظ اور جملوں پر روشنی ڈالنے کا کرے اور بیان کے لیے ضروری اعرابی پہلو بھی ذکر کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ تفسیر اپنی سادگی اور گہرائی میں بیک وقت ممتاز ہے اور ہر آیات کے مجموعے کے بارے میں ایک مقدمہ پیش کیا جاتا ہے، جس کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

یہ تفسیر دار الفکر دمشق سے اپریل 2001ء میں طبع ہوئی۔

(3) تفسیر الوجیز:

تفسیر الوجیز مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کی ایک مختصر مگر نہایت ہی بامقصد تفسیر ہے۔ جیسا کہ اس کے نام الوجیز "(مختصر) سے ظاہر ہے، اس تفسیر میں قرآن کریم کی آیات کی سادہ، جامع اور عام فہم وضاحت پیش کی گئی ہے۔ مذکورہ تفسیر مفسر وہبہ الزحیلیؒ کی علمی سادگی، اعتدال اور قرآنی فہم کو آسان بنانے کی ایک خوبصورت مثال ہے۔

تفسیر الوجیز کا اسلوب:

تفسیر الوجیز کے اسلوب کے بارے میں مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ويقتصر التفسير الوجيز على بيان المقصود بكل آية، بعبارة شاملة غير مخلة بالمعنى المراد، ولا مبتورة، ومن غير استطراد ولا تطويل، وشرح بعض الكلمات الغامضة غموضاً شديداً، وبيان أسباب النزول مع كل آية أثناء شرحها۔[7]

اور تفسیر الوجیز ہر آیت کے مقصد کو ایک جامع عبارت کے ساتھ بیان کرنے تک محدود ہے جو مطلوبہ معنی میں کوئی کمی نہیں چھوڑتی، نہ ہی ادھوری ہے، اور نہ ہی اس میں کوئی استطراد (ضمنی بات) یا طوالت ہے، اور بعض انتہائی مبہم الفاظ کی وضاحت، اور ہر آیت کے ساتھ اس کی تفسیر کے دوران اسباب نزول کا بیان۔

تفسیر الوجیز کی بنیادی خصوصیات:

1۔ غیر ضروری تفصیلات سے اجتناب کیا گیا ہے۔

2۔ صرف آیت کے مرکزی مفہوم کے بیان پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

3۔ تفسیر الوجیز میں لغوی اور تفسیری نکات کو نہایت اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے اس تفسیر میں کلاسیکی تفاسیر سے استفادہ کیا ہے، لیکن انداز بیان ایسا سہل رکھا ہے کہ عام قاری کو بھی بآسانی

---

[6] الزحیلی، وھبہ بن مصطفی، التفسیر الوسیط، ج1، ص7، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

[7] الزحیلی، محمد بن وھبہ، تفسیر الوسیط، ص7، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422ھ۔

قرآن کا پیغام سمجھ میں آجائے۔ اس تفسیر میں مفسر موصوفؒ نے فقہی اختلافات یا طویل علمی مباحث کو شامل نہیں کیا ، البتہ جہاں ضرورت محسوس کی وہاں مختصر طور پر وضاحت فرمادی۔ تفسیر الوجیز دار الفکر دمشق سے 1995ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔

(4) القرآن الكريم (البنية التشريعية والخصائص الحضارية)

مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے یہ کتاب قرآن پاک کے حوالے سے لکھی ہے جس میں قرآن کریم کو معاشرے اور فرد کی اصلاح کی کتاب قرار دیا گیا ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

فهوليس كتاباللتبرك بتلاوته،بل هومنهج حياةمتكامل فقط كما يحلولبعضهم فى التعامل معه ومنهج إصلاح للفردوالمجتمع،وهومنهج للعمل والتطبيق والتصحيح العقيدة والشريعةوطرائق السلوك والأخلاق[8]

پس یہ تلاوت کے ذریعے برکت حاصل کرنے کی کتاب نہیں، بلکہ یہ ایک مکمل نظامِ حیات ہے، جیسا کہ بعض لوگوں کو اس کے ساتھ برتاؤ کرنا پسند ہے، اور یہ فرد اور معاشرے کی اصلاح کا ایک طریقہ کار ہے، اور یہ عقیدے، شریعت، اور طرزِ عمل اور اخلاق کو درست کرنے کے لیے عمل اور اطلاق کا ایک طریقہ کار ہے۔

یہ کتاب دار الفکر دمشق سے 1993ء میں طبع ہوئی۔ اس کتاب کا کئی زبانوں فرانسیسی، انگریزی اور ترکی زبانوں میں ترجمہ بھی ہوا ہے۔[9] معاشرے اور انفرادی طور پر یہ کتاب بڑی مصلح کا درجہ رکھتی ہے، ہر ذی شعور کے لیے اس کتاب کا پڑھنا ضروری ہے۔

(5) القصة القرآنية هداية وبيان:

قرآنی قصص بیان کرنے کا مقصد اصلاح، تربیت، اور رہنمائی کرنا ہے اور انسان کی اس کے بنیادی ہدف کی طرف سختی سے نشاندہی کرنا ہے جس کی خاطر یہ پیدا کیا گیا ہے۔ قرآنی قصص دیگر واقعات کی نسبت ممتاز اس طرح ہیں کہ قرآنی قصص حقیقت پر مبنی ہیں، ان میں سچائی ہے، خیالی واقعات اور حد سے تجاوز سے پرہیز ہے۔ مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ اپنی کتاب قصہ قرآنیہ کے اہداف و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

أما الهدف من القصة القرآنية فهو التوجيه والإصلاح والتربية والإرشاد، وشد انتباه الإنسان نحو الهدف الأساسي الذي وجه لأجله في هذه الحياة وعليه، فإن القصة في القرآن الكريم هي السبيل النير لتصحيحالعقيدة ، ومواساة الضعفاء ، ومواجهة الطغيان، والثبات على المبدأ مهما كانت الصعاب قد التزم في بيانه للقصة جانب الدقة في التحقيق التاريخي والعلمي، وابتعد عن الغرائب وحرص على الوضوح والسلاسة في الأسلوب ، مع الإشارة لتفسير بعض الكلمات القرآنية ، كل ذلك على سبيل الاستيعاب والإيجاز ، بحيث يستطيع القارى العصري من الإلمام بالموضوع ومعرفة كل فصل من فصوله بأقل وقت ممكن [10]

قصہ قرآنیہ کا اصل ہدف اصلاح وتربیت اور رہنمائی ہے، انسان کو اس کے اصلی اور بنیادی ہدف کی طرف متنبہ کرنا ہے جس پر اس کی زندگی کا انحصار ہے ، قرآن کریم میں وارد قصص اصلاح عقیدہ، کمزوروں کے ساتھ ہمدردی، سرکشیوں کا سامنا کرنا اور ثابت قدم رہنا جتنی بھی مشکلات کیوں نہ ہوں۔ قرآنی قصص کو بیان کرنے میں تاریخی اور

[8] ڈاکٹر وہبہ الزحیلیؒ کی علمی خدمات، احمد رضا، ماہنامہ ششماہی العرفان، ماہ جنوری-جون 2020۔

[9] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص140، دار القلم دمشق، ط اولیٰ 2001ء۔

[10] دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص141، دار القلم دمشق، ط اولیٰ 2001ء۔

علمی باریکی کا بھی التزام کیا گیا ہے، غرائب سے دوری اسلوب میں واضح اور سلاست، اس کے ساتھ ساتھ بعض قرآنی کلمات کی تفاسیر کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے، یہ سب چیزیں استیعاب اور ایجاز کی قبیل سے ہیں، یعنی بات مکمل اور مختصر۔

چنانچہ اس کتاب کے بارے میں مفسر ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هذاوقداتبع كل قصة بالنص القرآني المتعلق بها لتنطبع القصة في ذهن القارى،كلما تلا آيات الله تعالى [11]

اس کتاب کی تمام فصول میں کم سے کم وقت میں ہر قصہ نے قرآنی نص کی پیروی کی ہے تاکہ قاری کے ذہن میں وہ قصہ سامنے آئے جب بھی وہ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرے۔

یہ کتاب قصص کی دو اقسام پر مشتمل ہے، پہلی قسم میں انبیاء ورسل، حکماء وعلماء کی حکمت بھری باتیں اور واقعات بیان کئے ہیں۔ جبکہ دوسری قسم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بطور قرآنی قصہ بیان کی گئی ہے۔

یہ کتاب دار الخیر دمشق سے 1992ء میں طبع ہوئی۔اس کتاب کی اصل نشریات دمشق پر نشر ہونے والی گفتگو ہے جس کو کتابی شکل میں ترتیب دیا گیا۔

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کی فقہی خدمات :

(1) آثار الحرب فی الفقہ الاسلامی (دراسۃ مقارنۃ)

یہ دراصل ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کا پی ایچ ڈی مقالہ ہے جو انہوں نے قاہرہ یونیورسٹی کے کلیہ حقوق سے حاصل کیا ان کا مناقشہ 19 فروری 1963ء بمطابق 15 رمضان المبارک 1382ھ میں ہوا۔[12]

آثار الحرب موضوع اختیار کرنے کی وجہ تسمیہ :

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے اس موضوع میں اسلام اور دیگر مذاہب عالم میں جنگ کے معاملات کا تقابل کیا ہے، اور جہاد سے متعلق اس حق کو بیان کیا جس کے بارے میں مستشرقین اپنے تعصب اور جہاد کو ناپسند کرنے کی بنیاد پر غلط پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔

چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ 95 حاشیہ نمبر 5 میں ڈاکٹر صاحبؒ فرماتے ہیں :

"کہ مغرب بالخصوص انگریز مسلمانوں میں جہادی فکر سے خائف ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان ایک کلمہ پر متحد ہونے کے بعد اپنے دشمنوں کے آگے سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں، اس لیے مستشرقین اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ مسلمانوں میں یہ فکر رائج کی جائے کہ اسلام میں جہاد کا تصور جو تھا وہ منسوخ ہو چکا ہے اب جہاد نام کی کوئی چیز اسلام میں نہیں ہے"۔

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

[11] الزحیلی، محمد بن وھبہ، التفسیر المنیر فی العقیدہ والشریعہ والمنہج، ص 1/9، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1418ھ۔

[12] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص80، دار القلم دمشق، ط اولیٰ 2001ء۔

میری انگریز مستشرق اینڈرسن سے 03-06-1960 میں جمعہ کی شام ملاقات ہوئی اور اس موضوع سے متعلق بحث ہوئی تو انہوں نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دن کا جہاد میری رائے میں ملکی معاملات کے ساتھ اتفاق نہیں کرے گا کیونکہ مسلمان اب عالمی تنظیموں کے ساتھ اور عالمی معاہدوں کے ساتھ جڑ چکے ہیں، اور جہاد تو وسیلہ ہے لوگوں کو اسلام پر لے آنے کا، آزادی اور ترقی اس جہاد کو قبول نہیں کرے گی۔ اس کا جواب دیتے ہوئے میں نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ کون کہتا ہے کہ جہاد لوگوں کو اسلام پر لے آنے اور ان کو اسلام پر مجبور کرنے کا وسیلہ ہے، تاریخی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا۔[13]

آثار الحرب میں بیان کردہ عنوانات:

(1) موضوع کی اہمیت، طریقۃ البحث۔ خطہ البحث، عمومیات الحرب اس میں دو فصل ہیں۔

1. الفصل الاول: تعریف الحرب في الشرع والقانون
2. الفصل الثاني: کیفیہ (طرق) اعلان الحرب وبدوٴھا
3. الباب الاول: الاثار المترتبہ علی قیام الحرب
4. الفصل الاول: انقسام الدنیا الی دارین او ثلاثہ
5. الفصل الثاني: اثر الحرب في العلاقات السلمیہ
6. الفصل الثالث: اثر الحرب في العلاقات السیاسیہ الدولیہ
7. المبحث الأول: اثر الحرب في العلاقات الدبلوماسیہ
8. المبحث الثاني: اثر الحرب في المعاھدات
9. الفصل الرابع الاسری، والجرحی، والمرضی، والقتلی
10. الفصل الخامس: اثر الحرب في الاشخاص والاموال
11. المبحث الأول: اثر الحرب في الاشخاص
12. المبحث الثاني: اثر الحرب في العلاقات التجاریہ
13. المبحث الثالث: اثر الحرب في اموال العدو
14. الباب الثاني: الاثار المترتبہ علی انتھاء الحرب

الخاتمہ: نتائج البحث[14]

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد قاری مندرجہ ذیل نتائج پر پہنچتا ہے۔

(1) معاہدات کی بنیاد پر اجتماعی امن قائم کرنا اور ان معاہدوں کی عظمت کا تحفظ کرنا، کیونکہ یہ حرمت عقیدہ و ایمان سے تعلق رکھتی ہے۔

(2) بین الممالک تعلقات کو منظم کرنا روح انسانی کی اساس ہے اور تعاون اور بھائی چارگی کی ابتداء ہے اور ادیان سماوی سے رہنمائی لینا بھی اس میں

---

[13] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر ص 81، دار القلم دمشق، ط اولیٰ 2001ء۔

[14] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص 81 دار القلم دمشق، ط اولیٰ 2001ء۔

شامل ہے۔

(3) قوت وطاقت کا استعمال صرف اپنے نفس کے دفاع کے لیے ہے اس کے علاوہ طاقت کا استعمال جائز نہ ہے۔

(4) سب کو آزادی، انصاف اور برابری ملے اور استعماریت کا خاتمہ ہو، کیونکہ استعماریت بین الممالک تعلقات کو خراب کرتی ہے۔

(5) انسانی طاقتوں اور آلات کو پورے عالم کے لیے مزین کرنا اور اس کی تقسیم کی اساس عدل اور مصالح عامہ پر ہو۔[15]

الشیخ محمد ابوزہرہ کا کتاب پر تبصرہ:

الشیخ محمد ابوزہرہ فرماتے ہیں: "الحق يقال:لم يدع الاستاذ صغيرة ولا كبيرة في الحرب واثارها الالتي بها "[16] استاذ محمد ابوزہرہ فرماتے ہیں کہ حق یہی ہے کہ استاذ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے آثار الحرب وآثارہا کے حوالے سے کچھ نہیں چھوڑا سب کچھ بیان کر دیا ہے۔ جب پہلی مرتبہ یہ کتاب شائع ہوئی تو اس موضوع کی جدت کی وجہ سے عالم اسلام عرب وعجم سے ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کو تہنیتی پیغامات موصول ہوئے کیونکہ یہ موضوع امن اور جنگ میں اسلام اور ملکی قوانین کے موضوع پر شرح وبسط کے ساتھ اس کو بیان کرتا ہے۔ سید بدیع اللحام اپنی کتاب " الوھبۃ الزحیلی، الامام الفقیہ المفسر "ص 80 میں فرماتے ہیں کہ یہ کتاب پہلی بار دمشق کے مکتبہ حدیثیہ سے 1963ء میں شائع ہوئی اور ان کے صفحات کی تعداد 890 ہے اور چوتھی بار دار الفکر دمشق سے 1992 میں شائع ہوئی، اس کتاب کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں بھی ہوا اور کئی لوگوں نے اس کتاب پر پی ایچ ڈی کے مقالے بھی لکھے ہیں۔[17]

(2) الفقہ الاسلامی وادلتہ :

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کی ایک شہرہ آفاق کتاب ہے جس میں ڈاکٹر صاحب نے امت مسلمہ کے جدید مسائل کو حل کیا ہے اس کتاب کو انہوں نے 6 ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ فقہی انسائیکلوپیڈیا ہے اور یہ کتاب 11 جلدوں پر مشتمل ہے اس میں پہلی دس جلدیں فقہی مباحث پر مشتمل ہیں اور آخری جلد فقہی ابواب کی فہرست پر مشتمل ہے، ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے کتاب کی ترتیب اس طرح رکھی ہے کہ اولا کتاب کو اقسام میں تقسیم کیا ہے پھر اقسام کو ابواب میں، ابواب کو فصول میں پھر ہر فصل کے تحت مباحث قائم کی اور ان میں انواع و مقاصد کو بیان کیا۔ کتاب مذکور کے بارے میں آپ کے شاگرد رشید سید بدیع اللحام فرماتے ہیں:

> يمثل هذا الكتاب ذروة عطاء المؤلف في مجال الفقه الإسلامي، حيث أفرغ فيه غاية جهده، وخلاصة عمره في الكتابة والتأليف والدراسة والتدريس، حتى أصبح هذا الكتاب درة في بابه، وأقبل عليه جمهور المسلمين وخاصتهم ينهلون من معينه، ويستفيدون من تجربته [18]

فقہ اسلامی کے میدان میں مؤلف مذکور کی یہ کتاب ایک چوٹی کی مثال ہے جس میں مؤلف نے اپنی انتھک کوشش صرف کی یہ ان کی زندگی کے تالیف وتصنیف اور درس وتدریس کا خلاصہ ہے یہاں تک کہ یہ کتاب اپنے موضوع میں ایک یگانہ موتی ہے اور اہل اسلام اس کتاب کی طرف متوجہ ہوئے اور بالخصوص اہل علم مؤلف کے چشمے سے مستفید ہوئے اور ان کے تجربہ سے استفادہ کیا۔

---

[15] اللحام، دکتور سید بدیع ،وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص84، دار القلم دمشق، ط اولیٰ 2001ء۔

[16] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص80، دار القلم دمشق، ط اولیٰ 2001ء۔

[17] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص85، دار القلم دمشق، ط اولیٰ 2001ء۔

[18] بخاری، سید حامد فاروق، وہبہ الزحیلی بطور فقیہ: الفقہ الاسلامی وادلتہ کا مطالعہ، مجلہ راحت القلوب، جولائی- دسمبر 2019ء، ج3 شمارہ 2، ص157۔

الفقہ الاسلامی وادلتہ کی خصوصیات :

ہر کتاب کی کچھ نہ کچھ خصوصیات ہوتی ہیں الفقہ الاسلامی وادلتہ بھی مندرجہ ذیل چند خصوصیات کی حامل ہے۔

فقہ مقارن:

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں فقہ مقارن پر عمدہ کام ہوا ہے اگر چہ فقہ مقارن پر باقی علماء وفقہاء نے بھی کام کیا ہے لیکن ڈاکٹر صاحب کا کام اس عنوان پر منفرد نوعیت کا ہے۔ جس نے اس کام کو انتہائی مقبولیت پر پہنچا دیا ہے،ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے فقہ کی معرفت کو شرعی علوم کا خلاصہ اور مغز قرار دیا ہے۔

فقہ مقارن کیا ہے؟

فقہ مقارن سے مراد وہ فقہ ہے جس میں تمام فقہی مسالک کا تقابلی مطالعہ کیا جاتا ہو۔ اس پر فقہاء کرام نے کئی کتابیں لکھی ہیں جیسے بدایۃ المجتھد ونہایۃ المقتصد لابن رشد،المغنی لابن قدامہ وغیرہ

الفقہ الاسلامی وادلتہ کی ابواب کی ترتیب :

فقہ العبادات:

فقہ العبادات میں مصنف ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے دس ابواب بیان کیے ہیں۔

مختلف فقہی نظریات:

فقہ المعاملات:

ملکیت اور اس کے متعلقات:

الفقہ العام:

الفقہ العام میں مصنف ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے چھ ابواب بیان کیے ہیں۔

باب اول شرعی حدود: ایک تمہید اور چھ فصول پر مشتمل ہے۔

باب دوم تعزیر: اس باب میں دو فصلیں ہیں۔

باب سوم جرائم اور سزائیں: یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے۔

باب چہارم جہاد: اس باب میں تین فصلیں ہیں۔

باب پنجم قضاء اور اثبات حق کے مختلف طریقے: اس باب کے ذیل میں تین فصلیں ہیں۔

باب ششم اسلام میں نظام حکومت: اس باب کی تین فصلیں ہیں۔

اصول شخصیہ (عائلی قوانین) :

یہ قسم چھ ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول نکاح اور اس کے اثرات: اس باب میں سات فصلیں ہیں۔

باب دوم نکاح کا خاتمہ اور اس کے اثرات: اس باب میں چار فصلیں ہیں۔

باب سوم اولاد کے حقوق: اس باب میں پانچ فصلیں ہیں۔

باب اول ضمان کا نظریہ عام: اس میں تین فصلیں ہیں۔

باب دوم دیوانی مسئولیت: اس میں چار فصول ہیں۔

باب سوم تعزیراتی مسئولیت: اس باب میں تین فصلیں ہیں۔[19]

الفقہ الاسلامی وادلتہ کے ماخذ:

ہر کتاب کے ماخذ ہوتے ہیں کہ کن کتب کو سامنے رکھ کر مصنف نے اس کتاب کو تصنیف کیا ہے۔ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب کی تصنیف کے دوران کئی کتب علمیہ سے استفادہ کیا ہے جن میں سے ہر موضوع کے مناسب چند کتب کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

کتب تفسیر:

جن کتب تفسیر سے ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے الفقہ الاسلامی وادلتہ میں استفادہ کیا ہے۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(1) تفسیر الکشاف محمود جار اللہ الزمخشری (2) احکام القرآن لابن العربی (3) تفسیر ابن کثیر (4) تفسیر المنار لسید رشید رضا (5) تفسیر الطبری لامام طبری (6) تفسیر القرطبی لامام قرطبی (7) تفسیر الآلوسی لعلامہ آلوسی بغدادی الحنفی۔

کتب حدیث:

(1) صحاح ستہ (2) موطا امام مالک (3) صحیح ابن حبان (4) مستدرک الحاکم (5) سنن دار قطنی (6) مسند امام شافعی (7) ریاض الصالحین (8) مجمع الزوائد۔

کتب الجرح والتعدیل:

نصب الرایہ فی تخریج احادیث الهدایہ لزیعی (2) نیل الاوطار لامام الشوکانی (3) سبل السلام لصنعانی (4) الجامع الصغیر، الجامع الکبیر لسیوطی (5) نویر الحوالک شرح موطا امام مالک۔

کتب فقہ وتعدیل:

(1) الخراج لابي یوسف (2) شرح السیر الکبیر لسرخسی (3) فتح القدیر مع الہدایہ (4) رد المختار علی در المختار (5) البدائع الصنائع للکاسانی (6) تبیین الحقائق لزیلعی (7) بدایہ المجتهد ونهایہ المقتصد لابن رشد۔

کتب قواعد فقہ:

(1) الاشباہ والنظائر لابن نجیم (2) الاشباہ والنظائر لسیوطی (3) قواعد الاحکام فی مصالح الانام لابن عبد السلام (1)(4) شرح المجلہ للاتاسی (5) القواعد الفقہیہ للحمزاوي (6) القوانین الفقہیہ لابن جزری۔[20]

(3) الفقہ الاسلامی فی اسلوبہ الجدید:

یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے اور اس میں اسلامی فقہ کے بعض ابواب کا ذکر کیا گیا ہے۔ (1) شرعی سزائیں (2) صدقہ وخیرات کے معاہدے۔ (3) ہبہ (4) امانتیں اور عاریۃ کوئی چیز دینا۔ (5) وکالہ اور کفالہ (6) حوالہ، صلح (7) اکراہ اور جہاد۔ (8) معاہدات اور مرتدین کے احکامات۔ (9) زمینوں کے احکام (10) ادب القاضی وغیرہ۔

---

[19] بخاری، سید حامد فاروق، وہبہ الزحیلی بطور فقیہ: الفقہ الاسلامی وادلتہ کا مطالعہ، مجلہ راحت القلوب، جولائی-دسمبر 2019ء، ج3 شمارہ 2، ص 163۔

[20] بخاری، سید حامد فاروق، وہبہ الزحیلی بطور فقیہ: الفقہ الاسلامی وادلتہ کا مطالعہ، مجلہ راحت القلوب، جولائی-دسمبر 2019ء، ج3 شمارہ 2، ص 163۔

سببِ تالیف:

اس کتاب کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إن الدارس للفقه يشعر في كثير من الأحيان بصعوبة في فهم عبارات الفقهاء، وفي بحثه عن أحكام جزئيات المسائل المتناثرة في بطون الكتب ومن ثم فقد قصدت إلى تبسيط الأحكام، وتيسير إدراك دقائقها مدعومة با الأدلة، إذ بمعرفة الدليل يتبين وجه الحق في الحكم، ويتضح طريق العمل بما هو راجح من الأقوال الموافقة من الكتاب والسنة.[21]

فقہ پڑھنے والا اکثر اوقات فقہاء کی عبارت سمجھنے میں دشواری محسوس کرتا ہے کتب کی عبارات میں جو جزوی احکامات بکھرے ہوئے ہیں، ان کو سمجھنے میں دشواری محسوس کرتا ہے اس لیے میں نے احکام کو واضح کرنے اور دلائل سے ان احکامات کے دقیق چیزوں کا ادراک آسان بنانے کا ارادہ کیا کیونکہ دلیل کی معرفت سے حق کا چہرہ واضح ہو جاتا ہے اور عمل کا راستہ بھی واضح ہو جاتا ہے ان رائع اقوال سے جو کتاب وسنت کے موافق ہوتے ہیں۔

اس کتاب کا نام الفقہ الاسلامی فی اسلوبہ الجدید رکھنے کی وجہ خود ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں بیان فرمائی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

في كتابته لأعلى مثال سبق فيما تجده بين أيدينا من كتب الفقه، لأنه يضع أمام القارئ نموذجا من إختلاف الأئمة في أهم أحكام المسائل[22]

اس کی کتاب میں اعلی مثال ہے جو آج کل کی کتب فقہ میں جو ہمارے درمیان میں موجود ہیں نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ وہ قاری کے درمیان اہم مسائل میں ائمہ کے اختلاف کا ایک نمونہ ذکر کرتے ہیں۔

(4) نظریۃ الضرورۃ الشرعیۃ:

نظریۃ الضرورۃ الشرعیہ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کی ایک شہرہ آفاق کتاب ہے جو ایک اہم موضوع کی طرف اشارہ کرتی ہے، اور وہ اہم موضوع ہے جس کی طرف فقہ کا کلیہ الضرورات تبیح المحظورات یعنی ضرورت ممنوعہ اشیاء کو مباح کر دیتی ہے اشارہ کرتا ہے۔

نظریہ الضرورۃ الشرعیہ کا موضوع:

اس کتاب کا موضوع بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

موضوع هذا البحث هو "نظرية الضرورة الشرعية ينبت فيه حالاتها وضوابطها وقواعد الفقهاء فيها على نحو جديد في الأسلوب والعرض والمضمون، حاولت استكمال نواحيه وجمع أشتاته من مختلف كتب الشريعة الإسلامية، لأضع امام القارئ الكريم نظرية متكاملة عن "الضرورة" بالمعنى الأعم اللذي يشمل الحاجة والمشقة وكل ما يستدعي التخفيف والتيسير على الناس وفي ظني اني لم اسيق الى بحث هذا الموضوع عن الضرورة بحثاً كاملاً مفصلاً ولم أعثر على أحد كتب فيه كتابة متميزة مستوفية[23]

---

[21] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص106، دار القلم دمشق، ط اولیٰ 2001ء۔

[22] الزحیلی، دکتور وہبہ، الفقہ الاسلامی فی اسلوبہ الجدید، مکتبہ دار الکتاب، 1967ء، طبع اولیٰ، ج2، ص6۔

[23] الزحیلی، محمد بن وھبہ، نظریہ الضرورۃ الشرعیۃ، ص7، دار الاشاعت، کراچی۔

اس بحث کا موضوع نظریہ ضرورت شرعیہ ہے جس میں جدید اسلوب کے طریق پر اس کے حالات اور ضوابط اور فقہاء کے قواعد کو سامنے رکھ کر بحث کی جاتی ہے، میں نے مختلف کتب شریعہ اسلامیہ سے مختلف چیزوں کو جمع کرنے اور مکمل کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ قارئین کے سامنے ضرورت کے متعلق ایک کامل نظریہ رکھوں ضرورت کے اس عام معنی پر جو حاجت اور مشقت پر مشتمل ہے اور ہر اس چیز پر مشتمل ہے جو لوگوں کے لیے تخفیف اور آسانی کا تقاضہ کرتی ہے، میرا گمان ہے کہ اس ضرورت کے موضوع پر کوئی کامل اور تفصیلی بحث نہیں لائی گئی اور نہ ہی کسی کتاب کے بارے میں کچھ علم ہے جس میں اس موضوع پر منفرد اور وافی کام کیا گیا ہو۔

نظریۃ الضرورۃ الشرعیۃ کی وجہ تالیف:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ مذکورہ کتاب کی تالیف کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وبحث الضرورة فضلاً عما ذكرنا أمر لازم ايضاً لأنه قد كثر الاحتجاج بالضرورة في مكانها الطبعي وفي غير مكانها لاسيما في عصرنا الحاضر بقصد إباحة المحظور، وترك الواجب تحت ستار مبدأ التخفيف والتيسير على الناس اللذي قامت عليه شريعة الأسلام، دون التقييد بضوابط الضرورروة أو للجهل بأحكامها وبالحالات التي يصح التمسك بما عند وجود مقتضايا تها.[24]

نظریہ ضرورت کے بارے میں ایک بات کرنا لازمی ہے کیونکہ نظریہ ضرورت سے لوگوں نے دلیل پکڑنی شروع کر دی ہے وہ ضرورت طبعی ہو یا غیر طبعی ہو، بالخصوص اس موجودہ زمانے میں لوگوں نے شریعت کے حرام کردہ چیزوں کو جائز قرار دینا شروع کر دیا ہے اور اس تخفیف اور آسمانی کی آڑ میں واجبات کو ترک کرنا شروع کر دیا ہے جس پر شریعت اسلامیہ قائم ہے۔ نظریہ ضرورت کی قیود کے بغیر اور اس کے احکامات کو نظر انداز کیے بغیر۔ اس کتاب کے دیگر زبانوں میں تراجم کیے گئے ہیں تاکہ غیر عرب بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔ کبار علماء اپنے طلباء کو یہ بات بتلاتے ہیں کہ اس جیسی کتاب پہلے تالیف نہیں کی گئی نہ ہی اس کے متعلق لکھا گیا ہے۔ یہ پہلی کتاب ہے جس میں نظریہ ضرورۃ کو احکام شرعیہ میں بیان کیا گیا ہے۔ بعض عرب جامعات میں اس کتاب کو پی ایچ ڈی کے مقالات کی بنیاد کے طور پر بھی لیا گیا ہے۔

(5) الوجیز فی اصول الفقہ:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں فقہ کے اصول بیان کئے ہیں اور اس کے اصولی مفاہیم اور تطبیقی فوائد عملی اور نظری بھی بیان کیے ہیں۔ اس کتاب کے بارے میں ڈاکٹر صاحب شاگرد رشید سید بدیع اللحام فرماتے ہیں:

وقد التزم في هذا الكتاب منهج التوسط حيث ابتعد فيه عن التطويل الممل ولم يوجز إيجازا مخلاً بالمطلوب.[25]

اس کتاب میں اعتدال اور درمیانے منہج کو لیا گیا ہے اور اکتا دینے والی طوالت سے پرہیز کیا گیا ہے، ایسے اختصار پر اکتفا کیا ہے جو مفہوم سمجھانے میں خلل نہ ڈالے۔ یہ کتاب باوجود اختصار کے اپنے فن کے موضوع کا علی وجہ الاستیعاب احاطہ کیے ہوئے ہے۔

یہ کتاب پہلی بار 1991ء میں دمشق اور طرابلس غرب سے شائع ہوئی۔

[24] الزحیلی، محمد بن وھبہ، نظریہ الضرورۃ الشرعیۃ، ص8، دار الاشاعت، کراچی۔

[25] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص150، دار القلم دمشق، ط اولیٰ 2001ء۔

(6)اصول الفقہ الاسلامی:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کی ایک عظیم شاہکار کتاب اصول الفقہ الاسلامی ہے جس میں ڈاکٹر صاحب نے فقہ اسلامی کے اصول بیان کیے ہیں ۔ڈاکٹر سید بدیع اللحام اپنی کتاب "وھبہ الزحیلی" میں اس کتاب کے اسلوب و منہج کے بارے میں فرماتے ہیں :

وكتاب أستاذنا هذا في أصول الفقه هو محاولة جادة للجمع بين مزايا القديم والجديد، والجمع بين الطريقةالتقليدية ومنهجية الشاطبي، ومن ثم فقد جاء الكتاب موسوعة أصولية شاملة لمباحث هذا الفن [26]

ہمارے استاذ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کی اصول فقہ کے میدان میں یہ عمدہ کاوش ہے جس میں انہوں نے قدیم اور جدید خصوصیات کو جمع کیا ہے، شاطبی منہج اور تقلیدی طریقہ کار کے مابین جمع کیا ہے، یہ کتاب اس فن اصول فقہ کے مباحث کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔

اور مزید بر آں اس کے اسلوب پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب خود فرماتے ہیں:

بيان المذاهب المختلفة في مسألة وعقد الأواصر مع دعمها بأدلتها، ثم مقارنتها ومناقشتها والترجيح بينها، وتسليط الأضواء على النواحي العملية فيه، مع تبسيط المسائل وتيسيرها بعبارات واضحة، الزحيلي، وهبة بن مصطفى، أصول الفقه الاسلامي [27]

مختلف مذاہب اور ان کے دلائل کو بیان کیا جاتا ہے، ان کا مقارنہ کیا جاتا ہے، پھر مناقشہ کیا جاتا ہے اور ان کے درمیان ترجیح دی جاتی ہے، عملی پہلو پر بھی روشنی ڈالی جاتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ مسائل کو شرح وبسط کے ساتھ آسان اور واضح عبارات کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کسی خاص مذہب کو ترجیح نہیں دیتے، بلکہ سب مذاہب کو بیان کرنے کے بعد راجح موقف بیان کرتے ہیں۔اور عملی زندگی سے جن چیزوں کا تعلق زیادہ ہے ان پہلوؤں کو بیان کرتے ہیں۔ نظری مباحث بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں الا قلیل۔

(7)تخریج احادیث(تحفۃ الفقہاء):

یہ کتاب تحفۃ الفقہاء محمد بن احمد ابو منصور السمرقندی کی ہے اس کی احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔ڈاکٹر سید بدیع اللحام اس کتاب کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

كتاب (تحفة الفقهاء) لعلاء الدين محمد بن أحمد أبي منصور السمرقندي (ت : ٥٤٥هـ) رحمه الله تعالى، كتاب في فروع المذاهب الحنفي مختصر مدلل، وقد امتاز هذا الكتاب من بين مؤلفات المتقدمين الفقهية بطريقته وتحديد في أسلوبه بحيث يعد من هذه الحيثية أقرب إلى المنهج الجامعي الأكاديمي المنشود التدريس الفقه الإسلامي، وإضافة إلى ذلك فإن المؤلف رحمه الله أورد في كتابه هذا أمس اللتي بنيت عليها أحكام المذهب الحنفي [28]

---

[26] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص119، دار القلم دمشق، ط اولی 2001ء۔

[27] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص119، دار القلم دمشق، ط اولی 2001ء۔

[28] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص143، دار القلم دمشق، ط اولی 2001ء۔

یہ کتاب تحفۃ الفقہاء علاء الدین محمد بن احمد ابو منصور السمرقندی متوفی 575ھ کی ہے یہ کتاب مذہب حنفی کی فروغ پر مختصر اور مدلل ہے، متقدمین فقہیہ کی کتب میں اس کتاب کا امتیازی وصف یہ ہے کہ یہ کتاب طریقہ کار، جدت اسلوب میں فقہ اسلامی کی کے تدریس کے جامعاتی لیول کے بہت قریب ہے، مزید یہ کہ مؤلف مرحوم نے اپنی اس کتاب میں وہ بنیادیں رکھی ہیں جس پر مذہب حنفی کی بنیاد ہے۔

جامعہ دمشق میں فقہ اسلامی ڈیپارٹمنٹ میں اس کتاب کو نصاب میں شامل کیا گیا۔ اس پر ڈاکٹر سید بدیع اللحام فرماتے ہیں:

ولما تقدم اختار قسم الفقه الإسلامي ومذاهبه) بجامعة دمشق تدريس هذا الكتاب في السنوات الثلاث الأولى فيه فقام الأستاذ الدكتور محمد زكي عبد البر تحقيق الكتاب ، وطبع بمطبعة جامعة دمشق ليكون بين يدي طلابه[29]

جامعہ دمشق کے فقہ اسلامی ڈیپارٹمنٹ میں اس کتاب کو پہلے تین سال میں بطور نصاب شامل کیا گیا۔ استاد دکتور محمد ذکی عبد البر نے اس کتاب کی تحقیق کی اور جامعہ دمشق کے پرنٹنگ پریس سے اس کتاب کو طبع کیا گیا۔

ڈاکٹر سید بدیع الحام تخریج کے طریقہ کار کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

هذا وقد بلغت جميع متون أحاديث الكتاب المخرجة والمدروسة أكثر من ستمئة حديث على الأستاذان بالكلام عليها صحة وضعفاً، فتكلموا على رواة الأحاديث توثيقاً وجرحاً، كما تكلموا على الأسانيد اتصالاًوانقطاعاً، فوجدا فيها المتواتر والصحيح والحسن والضعيف والموضوع وما لا أصل له [30]

اس کتاب کے متون میں احادیث کی تعداد چھ سو کے قریب پہنچ گئی، جن پر صحت وضعف کے حوالے سے کلام کی گئی ہے، احادیث پر جرح وتوثیق بھی کی گئی ہے جس طرح اسانید پر صحت وضعف کے حوالے سے کلام کی گئی۔ جس میں صحیح، متواتر، ضعیف حسن اور موضوع درجہ کی احادیث پائی گئی ہیں اور کچھ ایسی بھی پائی گئیں جو بالکل بے بنیاد ہیں۔ یہ کتاب دار الفکر دمشق میں 1384ھ بمطابق 1964ء میں چار جلدوں میں طبع کیا گیا۔

نتائج:

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ علمی خدمات نہ صرف معاصر اسلامی فکر میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہیں بلکہ ان کی تصانیف آج بھی مسلمانوں کے لیے رہنمائی اور فکری بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ ان کی قرآنی تفاسیر التفسیر المنیر، التفسیر الوسیط، التفسیر الوجیز (میں قدیم اور جدید علوم کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے، جس نے قرآن کریم کے پیغام کو عام قاری کے لیے قابل فہم اور عملی بنایا۔ فقہی میدان میں ان کے کام الفقہ الاسلامی وادلتہ، الفقہ الاسلامی فی اسلوبہ الجدید اور اصول الفقہ الاسلامی نے جدید مسائل کو شریعت کے اصولوں کے مطابق حل کرنے میں انقلاب برپا کیا۔ انہوں نے فقہ مقارن، ضروریات شرعیہ، اور جنگ کے قوانین جیسے موضوعات پر نئی روشنی ڈالی، اور عملی زندگی میں مسلمانوں کے مسائل کو حل کرنے کی رہنمائی فراہم کی۔۔ ڈاکٹر وہبہ الزحیلیؒ کا اسلوب علمی، معتدل، اور سادہ ہے، جو ہر قاری کے لیے قابل رسائی اور فہم پذیر ہے۔ ان کی علمی محنت اور تحقیق آج بھی جدید مسلم دنیا میں ایک روشن مثال کے طور پر موجود ہے۔

[29] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص144، دار القلم دمشق، ط اولی 2001ء۔

[30] اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، ص144، دار القلم دمشق، ط اولی 2001ء۔

سفارشات:

1. ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کی تصانیف، خاص طور پر التفسیر المنیر، التفسیر الوسیط اور الفقہ الاسلامی وادلتہ کو مدارس اور جامعات کے نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ طلبہ معاصر مسائل کے حل کے لیے ان کی رہنمائی سے مستفید ہوں۔
2. ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کے فقہی کام میں عصری مسائل کے لیے بہترین رہنمائی موجود ہے، اس لیے جدید فقہ کے شعبوں میں ان کی کتب کا مطالعہ لازمی قرار دیا جائے۔
3. ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ کی تصانیف کا دیگر زبانوں میں ترجمہ کیا جائے تاکہ عالمی سطح پر بھی ان کی علمی خدمات سے استفادہ ممکن ہو۔
4. قرآنی علوم اور فقہی مسائل میں ان کے معتدل اور عملی انداز کو فروغ دیا جائے تاکہ مسلمانوں کو عقیدے اور عملی زندگی میں توازن قائم کرنے میں مدد ملے۔

مصادر ومراجع

1۔القرآن الکریم

2۔ابوداود، سلیمان بن الاشعث السجستانی، سنن ابی داود، مکتبۃ العلم لاھور، ترجمہ مولانا خورشید حسن قاسمی 4321

3۔الزحیلی، محمد بن وھبہ، موسوعہ قضایا اسلامیہ محاصرۃ، دمشق، دار المکتبہ، 1430 ھ۔

4۔الزحیلی، محمد بن وھبہ ،التفسیر المنیر فی العقیدہ والشریعہ والمنہج، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1418ھ۔

5۔الزحیلی، محمد بن وھبہ ، تفسیر الوجیز، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1996 ء۔

6۔الزحیلی، محمد بن وھبہ ، تفسیر الوسیط، دمشق، دار الفکر المعاصر، 1422 ھ۔

7۔الزحیلی، محمد بن وھبہ ،اصول الفقہ الاسلامی، دار الاشاعت، کراچی۔

8۔الزحیلی، محمد بن وھبہ ،الوجیز فی اصول الفقہ، کراچی۔

9۔الزحیلی، محمد بن وھبہ ،آثار الحرب فی الفقہ الاسلامی، کراچی۔

10۔الزحیلی، محمد بن وھبہ ، مقارنۃ بین المذاھب الثمانیۃ والقانون الدولی، کراچی۔

11۔الزحیلی، محمد بن وھبہ ، نظریہ الضرورۃ الشرعیۃ، دار الاشاعت، کراچی۔

12۔علامہ وہبہ الزحیلی کا اسلوب تفسیر "التفسیر المنیر" کی روشنی میں۔ایک تجزیاتی مطالعہ، انٹرنیشنل ریسرچ جنرل آف اسلامک اسٹڈیز۔2021ء۔

13۔اللحام، دکتور سید بدیع، وھبہ الزحیلی العالم الفقیہ المفسر، دار القلم دمشق، ط اولی 2001ء۔

آرٹیکلز

1۔۔بخاری، سید حامد فاروق، وہبہ الزحیلی بطور فقیہ: الفقہ الاسلامی وادلتہ کا مطالعہ، مجلہ راحت القلوب ،جولائی-دسمبر 2019ء، ج3 شمارہ 2، ص157۔

2۔وھبہ الزحیلی کی علمی خدمات، ماہنامہ ششماہی العرفان، ماہ جنوری۔جون 2020ء۔